مغرب کی جماعت کی دو رکعت رہ جائیں تو ان میں التحیات پڑھیں یا نہیں؟

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2714

تاریخ اجراء: 09ذوالقعدۃالحرام1445ھ/18مئی2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی شخص کی مغرب کی نماز کی دو رکعتیں جماعت سے چھوٹ جائیں اور وہ تیسری رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہو، تو ایسا شخص جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ دو رکعت پڑھنے کھڑا ہو گا، تو دونوں رکعتوں میں التحیات پڑھے گا، یا اپنی نماز کی صرف دوسری رکعت میں التحیات پڑھے گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو مقتدی ایک یا زیادہ رکعتیں نکل جانے کے بعد امام کے ساتھ شامل ہو، وہ مسبوق کہلاتا ہے۔ مسبوق مقتدی امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب اپنی بقیہ رکعتیں پڑھنے کھڑا ہو، تو اصول کے مطابق قراءت کے اعتبار سے یہ اس کی پہلی رکعت قرار دی جائے گی، جبکہ تشہد کے اعتبار سے بقیہ رکعتیں امام کی ترتیب کے مطابق گنتی میں آئیں گی، یعنی امام کے ساتھ اگر ایک رکعت پڑھی ہو، تو اپنی پڑھتے وقت پہلی رکعت، دوسری شمار ہو گی اور دوسری رکعت، تیسری شمار ہو گی۔ اس قاعدے واصول کی روشنی میں جب کوئی مسبوق مقتدی، امام کے ساتھ مغرب کی تیسری رکعت میں شامل ہو، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب اپنی بقیہ دو رکعتیں پڑھنے کھڑا ہو گا، تو دونوں رکعتوں میں فاتحہ و سورت ملائے گا اور دونوں میں ہی التحیات پڑھے گا۔ دونوں رکعتوں میں فاتحہ و سورت کا ملانا تو اس لئے کہ قراءت کے اعتبار سے یہ اس کی پہلی اور دوسری رکعت ہے، اور پہلی اور دوسری دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت ملائی جاتی ہے۔ اور دونوں میں التحیات اس لئے کہ تشہد کے اعتبار سے یہ اس کی دوسری اور تیسری رکعت ہے۔ اور دوسری اور تیسری دونوں رکعتوں میں التحیات پڑھی جاتی ہے۔

البتہ !اگر مسبوق سلام کے بعد والی پہلی رکعت میں قعدہ نہ کرے، بلکہ دوسری رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کرے، تو استحساناً اس طرح بھی نماز ہو جائے گی اور سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہو گا، کیونکہ قراءت کے اعتبار سے یہ پہلی رکعت بھی ہے اور پہلی رکعت میں قعدہ نہیں ہوتا۔ لیکن چاہیے یہی کہ وہ سلام کے بعد والی پہلی رکعت میں قعدہ کرے۔

مسبوق کے بقیہ رکعتیں ادا کرنے کے اصول سے متعلق، تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"(والمسبوق من سبقه الامام أو ببعضها وهو منفرد فيما يقضيه) يقضي أول صلاته في حق قراءة وآخرها في حق تشهد فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما" ترجمہ: اور مسبوق کہ جس سے امام تمام رکعتوں یا بعض رکعتوں میں سبقت کر جائے تو وہ اپنی فوت شدہ میں منفرد ہے۔ قراءت کے حق میں وہ اپنی ابتدائے نماز تصور کر کے ادا کرے گا، جبکہ تشہد کے حق میں آخرِ نماز سمجھ کر ادا کرے گا، لہٰذا فجر کے علاوہ دوسری نمازوں میں ایک رکعت پانے والا دو رکعتوں کو فاتحہ اور سورت کے ساتھ ادا کرے گا اور ان کے درمیان قعدہ بھی کرے گا۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد2، مطلب: فی احکام المسبوق، صفحہ 417-418، دار المعرفۃ، بیروت)

بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے:"ومن أحكامه أنه يقضي أول صلاته في حق القراءة وآخرها في حق التشهد حتى لو أدرك مع الإمام ركعة من المغرب فإنه يقرأ في الركعتين بالفاتحة والسورة، ---وعليه أن يقضي ركعة بتشهد؛ لأنها ثانيته" ترجمہ: مسبوق کے احکام میں سے ہے کہ وہ قراءت کے حق میں ابتدائے نماز ادا کرے گا اور تشہد کے حق میں آخرِ نماز ادا کرے گا، یہاں تک کہ اگر مسبوق نے امام کے ساتھ مغرب کی صرف ایک رکعت پائی، تو وہ دونوں رکعتوں میں فاتحہ و سورت کی قراءت کرے گا، اور اس پر اپنی پہلی رکعت میں تشہد پڑھنا لازم ہو گا، کیونکہ وہ (تشہد کے اعتبار سے) اس کی دوسری رکعت ہے۔ (البحر الرائق، جلد1، استخلاف الصلاۃ فی المسبوق، صفحہ 402، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

بہار شریعت میں ہے:"مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی تو حق قراءت میں یہ رکعت اوّل قرار دی جائے گی اور حق تشہد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین رکعت والی نماز میں ایک اسے ملی تو حق تشہد میں یہ جو اب پڑھتا ہے، دوسری ہے، لہٰذا ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے۔ پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے۔۔۔ اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے" ملخصاً۔
(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ 590، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام کے ساتھ ایک رکعت پانے والا مسبوق، اگر پہلی رکعت پر قعدہ نہ کرے، تب بھی نماز ہو جائے گی، سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہو گا، چنانچہ ردالمحتار میں ہے:"قال فی شرح المنیة: ولو لم یقعد جاز استحسانا لا قیاسا ولم یلزمه سجود السهو لکون الرکعة اولی من وجه" ترجمہ: شرح منیہ میں فرمایا کہ اگر (مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد والی) دو رکعتوں کے درمیان نہ بیٹھے، تو بھی استحساناً جائز ہے، قیاساً (جائز) نہیں اور اس پر سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہو گا، کیونکہ ایک اعتبار سے یہ اس کی پہلی رکعت ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد2، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، صفحہ418، دار المعرفۃ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں:"قولِ ارجح میں اُسے (مسبوق کو) یہی چاہیے کہ سلامِ امام کے بعد ایک ہی رکعت پڑھ کر قعدہ اولیٰ کرے۔۔۔ مگر اس کا عکس بھی کیا کہ دو2 پڑھ کر بیٹھا پہلی پر قعدہ نہ کیا۔۔۔ تو یوں بھی نماز جائز ہو گی، سجدہ سہو لازم نہ آئے گا۔۔۔ اقول: (میں کہتا ہوں) یہ فیصلہ بعینہا فتوٰی سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔" (فتاوی رضویه، جلد6، صفحه380، 381، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net